بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
تیسفون: ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۰ نمبر ۲۷۴ ○ بدھ ۴ صفر المظفر ۱۴۰۲ ہجری ۲ فتح ۱۳۶۰ ہش ۲ دسمبر ۱۹۸۱ء ○ نمبر ۲۷۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۳۰ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین

> اس دنیا میں خدا کو دیکھنے سے بے نصیب قیامت کو بھی محروم ہی ہوگا۔ (ملفوظات)

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور لمبی بابرکت عمر سے نوازے۔ آمین۔

احبابِ جماعت کے نام ناظرِ اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا پیغام

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحتیابی کے لیے دردمندانہ دعائیں کرنے کی اپیل

برادران! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ!

الفضل میں شائع ہونے والی عزیزم ڈاکٹر مرزا منور احمد کی رپورٹس سے آپ سب کو سیدہ منصورہ بیگم حرم محترم سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیماری کا علم ہو چکا ہے۔

آپ گزشتہ تقریباً ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال کے ڈاکٹر صاحبان بیرون از ربوہ کے ڈاکٹرز کے مشورہ سے ہر ممکن علاج کر رہے ہیں۔ ہر ممکن علاج اور طبی سہولت کی فراہمی کے باوجود ابھی تک افاقہ کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی اور بیماری تشویشناک رخ اختیار کر گئی ہے

مجھے امید ہے کہ آپ سب پہلے ہی سیدہ منصورہ بیگم کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعاؤں میں مشغول ہوں گے۔ اس مختصر نوٹ کے ذریعہ آپ سب کو خاص طور پر دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں

ہم میں سے ہر ایک کا اپنے امام کے ساتھ جو پیار کا رشتہ ہے اس کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم اس وقت اپنے پیدا کرنے والے قادر اور شافی خدا کے حضور جھک جائیں کہ ہر مومن کا سہارا وہی ہے وہی ہے جو بے نواؤں کی دعاؤں کو سنتا اور بیکسوں اور مجبوروں پر رحم کرتا ہے وہ اگر چاہے تو اپنی قدرت سے اک خاک کی چٹکی کو بھی اکسیر بنا سکتا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس مشکل وقت میں اسی کے حضور سجدہ ریز ہوں۔ اسی سے مدد مانگیں اور اسی کی رحمت کا واسطہ دے کر اس ذاتِ مہربان و رحیم و رحمان سے (بقیہ ص۸)

انتہائی ضروری گزارش

جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب سے گزارش ہے کہ وہ موسم کے مطابق اپنا بستر اپنے ساتھ لانا نہ بھولیں۔ اپنا بستر ساتھ لانے کی تاکید حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے خود بھی فرمائی ہے۔ حضور اشتہار ۲ دسمبر ۱۸۹۲ء میں فرماتے ہیں:

"اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں"

(افسر جلسہ سالانہ)

تحریکِ دعائے خاص

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی حالت آج صبح سے ہی زیادہ تشویشناک ہے بلکہ ہر گھنٹہ بعد حالت نازک سے نازک تر ہوتی جا رہی ہے جسم کے تقریباً سب اعضاء پر اثر ہے احبابِ جماعت انتہائی عجز و انکسار سے دعاؤں میں مصروف رہیں کیونکہ ع

"جیسے سب جاتے رہے اک حضرتِ تواب ہے"

والسلام! خاکسار

یکم دسمبر ۱۹۸۱ء (پونے سات بجے شب)

ڈاکٹر مرزا منور احمد۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

۴ صفر ۱۴۰۲ھ
۲ فتح ۱۳۶۰ ہش

اجتماعی ذکرِ الٰہی اور اس کی عظیم الشان برکات

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی ذکرِ الٰہی کرنے اور بکثرت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے کا حکم دیا ہے۔ اس بناء پر ہر مومن کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ نہ صرف خود ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے بلکہ اجتماعی ذکر کے مواقع سے بھی پورا پورا فائدہ اٹھائے۔ قرآنی آیات کی رُو سے انفرادی طور پر ہر مومن کے بکثرت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے کی اہمیت پر ہم قبل ازیں روشنی ڈال چکے ہیں۔ آج ہم اجتماعی ذکرِ الٰہی اور اس کی عظیم الشان برکات کو واضح کرنا چاہتے ہیں۔

اس ضمن میں یہ امر خاص طور پر ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ جس طرح فرض عبادات کو انفرادی طور پر بجا لانے کی نسبت اُنہیں اجتماعی طور پر بجا لانا بدرجہا زیادہ ثواب اور برکت کا موجب ہے اسی طرح انفرادی ذکرِ الٰہی کے ساتھ ساتھ اجتماعی ذکرِ الٰہی کا اہتمام و انصرام بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت زیادہ پسندیدہ اور بابرکت ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کو یہ ہدایت فرمائی ہے کہ:-

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝

(الکہف آیت ۲۹)

ترجمہ: اور اپنے آپ کو اُن لوگوں کے ساتھ رکھ جو اپنے رب کو اُس کی خوشنودی چاہتے ہوئے صبح و شام پکارتے ہیں اور تیری نظریں ان کو پیچھے چھوڑ کر آگے نہ نکل جائیں (اور اگر تُو ایسا کرے گا تو) دنیوی زندگی کی زینت چاہے گا اور جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہو اور اُس نے اپنی گری ہوئی خواہش کی پیروی اختیار کی ہو اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہو اُس کی فرمانبرداری مت کر۔

امام محی الدین ابن زکریا یحییٰ بن شرف النووی متوفی ۶۷۱ھ نے اس آیۂ کریمہ کو اپنی کتاب ریاض الصالحین کے باب متعلقہ ذکر الٰہی میں مجالسِ ذکر کی فضیلت اور ان میں ہمیشہ موجود رہنے کے استحباب اور بغیر عذر کے ان مجالس سے مفارقت اختیار کرنے کی ممانعت کے ذیل میں بطور سند درج کیا ہے۔ مراد یہ کہ اس آیۂ کریمہ میں مومنوں کو تلقین کی گئی ہے کہ جب بھی اور جہاں بھی ایسی مجالس منعقد ہوں جن کے انعقاد کا مقصد اجتماعی رنگ میں اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے اس کا ذکر کرنا ہو تو انہیں چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہتے ہوئے ان میں ذوق و شوق سے شریک ہوں اور ان میں شرکت سے پہلو تہی نہ کریں اور ہرگز غفلت سے کام نہ لیں۔ جو لوگ ایسی مجالسِ ذکر سے جان بوجھ کر دُور رہتے ہیں اور ان کے اندر ان مجالس میں شرکت کی کوئی امنگ پیدا نہیں ہوتی وہ دراصل اپنی خواہشات کی پیروی کی وجہ سے دنیوی زندگی کی زینتوں میں اُلجھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے پرلے درجے کے غفلت شعار قرار دیا ہے اور انہیں اپنا نافرمان ٹھہرایا ہے۔

اجتماعی ذکرِ الٰہی کی اس اہمیت کے پیشِ نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاں ذاتی طور پر ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتے تھے وہاں کبھی کبھی صحابہؓ کو جمع کر کے ذکرِ الٰہی کی غرض سے وعظ و نصائح کی مجالس بھی منعقد فرمایا کرتے تھے۔ کتب احادیث و سیر میں ایسی متعدد مجالس کا ذکر آتا ہے۔ یہی حال صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی تھا۔ وہ بھی اپنے طور پر علیحدہ علیحدہ علمی مجالس کے علاوہ ذکرِ الٰہی کی مجالس کے انعقاد کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ چنانچہ کتب احادیث سے ایسے متعدد حلقوں کی نشاندہی ہوتی ہے جن میں صحابہ کرامؓ باہم مل کر کچھ وقت خصوصیت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے اس کی یاد میں محو رہا کرتے تھے۔ وہ کیوں نہ ایسا کرتے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انفرادی طور پر ذکرِ الٰہی میں مصروف رہنے کی پُرزور تلقین کے ساتھ ساتھ انہیں اجتماعی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی اسی شد و مد کے ساتھ تلقین فرماتے رہتے تھے۔ چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک موقع پر آپؐ نے صحابہؓ کو اجتماعی رنگ میں ذکرِ الٰہی کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:-

لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ

(صحیح مسلم)

یعنی جب کسی قوم کے افراد باہم مل کر ذکرِ الٰہی کی نیت سے بیٹھتے ہیں تو فرشتے آسمان سے نازل ہو کر ان کے گرداگرد آجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ خوش ہو کر ان کا ذکر اپنے فرشتوں سے کرتا ہے۔

اسی طرح صحیح مسلم میں ہی حضرت امیر معاویہؓ کی ایک روایت آتی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں:-

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: مَا اَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: اَجْلَسَنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا۔ قَالَ: آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ؟ قَالُوْا: آللّٰهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ۔ قَالَ: اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ، وَلٰكِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اِنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلٰٓئِكَةَ (صحیح مسلم)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنے صحابہؓ کے ایک حلقہ میں تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا تم کو اس جگہ کس چیز نے باہم مل کر بیٹھنے پر اُبھارا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے اور اُس کی اس بات پر حمد و ثنا بیان کرنے کے لئے کہ اُس نے ہم کو اسلام کی ہدایت کی اور ہم پر اُس نے احسان کیا، بیٹھے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا بخدا کیا تمہارے یہاں بیٹھنے کی یہی وجہ ہے؟ انہوں نے کہا بخدا ہم یہاں محض اسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں نے تمہیں کسی تہمت کی وجہ سے قسم نہیں دی ہے بلکہ اس لئے کہ جبریل میرے پاس آئے اور انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں پر فرشتوں کے روبرو فخر کرتا ہے۔

ان احادیث سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں ایک یہ کہ صحابۂ کرامؓ انفرادی طور پر ذکر کرنے کے علاوہ باہم مل کر اجتماعی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کیا کرتے اور اُس کے احسانوں کا شکر بجا لایا کرتے تھے۔ دوسرے یہ کہ انفرادی ذکرِ الٰہی کی طرح اجتماعی ذکرِ الٰہی کی برکات بھی بہت عظیم الشان ہیں۔ بھلا ذکرِ الٰہی کی جس مجلس یا اجتماع کو فرشتے آسمان سے نازل ہو ہو کر اپنے گھیرے میں لے لیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اُس پر چھا جائے اور اُس میں موجود لوگوں کے دلوں پر سکینت کا نزول ہو اور اللہ تعالیٰ ان کے ذوق و شوق اور انہماک سے خوش ہو کر فرشتوں سے ان کا ذکر کرے، ایسی مجلس یا اجتماع کیوں مقدس و بابرکت نہ ہو۔ اُس کے مقدس و بابرکت ہونے میں تو کسی شک یا شبہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور یقیناً خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں ایسے مقدس و بابرکت اجتماع میں شمولیت اختیار کرنے کی سعادت نصیب ہو۔ نزولِ ملائکہ اور رحمت و سکینت کی پاک تاثیرات کا وہ اپنے وجودوں میں خود مشاہدہ کریں اور رضائے الٰہی کے سب سے بڑے انعام کے سزاوار ٹھہریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے اور جسے چاہتا ہے وہ اُسے اس فضلِ خاص سے نوازتا ہے۔

قطعات

عبدالمنان ناہید

صدق

کاذب کا کذب اُس کی ہلاکت کا ہے کفیل
ہوتا نہیں ذلیل ہو جس کا خدا وکیل
ہے آفتاب جس طرح اپنی دلیل آپ
صادق کا صدق اُس کی صداقت کی ہے دلیل

نجات

توکل، تبتل، دعا پر ثبات
بغیر اس کے بنتی نہیں کوئی بات
نہ صدقہ، زکوٰۃ اور نہ صوم و صلوٰۃ
فقط فضل اُس کا مدارِ نجات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھانے کے آداب

مکرم جمال الدین صاحب شمس مربی سلسلہ مقیم ٹوبہ ٹیک سنگھ

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو انسان کی زندگی کے ہر پہلو میں اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ خوراک جو انسان کی زندگی کا لازمی جزو ہے اس بارے میں بھی اسلام نے راہنمائی کی ہے۔ کیونکہ انسان کی صحت اور تندرستی کا انحصار خوراک پر ہے: جبتک انسان تندرست و توانا نہ ہو وہ اپنی زندگی کے مقاصد کے حصول کے لئے احکام الٰہی پر احسن رنگ میں کاربند نہیں ہو سکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ

تندرست و توانا طاقتور مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمزور مومن سے بہتر ہے۔

انسان کی استعدادیں اور قوتیں تبھی صحیح طور پر نشوونما پا سکتی ہیں جبکہ انسان صحت مند ہو

"اَلْعَقْلُ السَّلِیْمُ فِی الْجِسْمِ السَّلِیْمِ"

صحت مند دماغ صحت مند جسم میں ہوتا ہے۔

صحت مند اور توانا رہنے کے لئے خوراک کو احسن اصولوں پر استعمال کرنا ضروری ہے۔

ذیل میں چند اصول قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں بیان کئے جاتے ہیں

۱۔ کھانا شروع کرنے سے قبل ہاتھوں کو دھویا جائے اور کلی وغیرہ سے دانت صاف کئے جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر مجھے ڈر نہ ہوتا کہ یہ حکم میری امت کو مشکل میں ڈال دے گا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(ترمذی ابواب الطہارۃ باب ماجاء فی السواک)

اس میں حکمت یہ ہے کہ بعض اوقات کھانے کے بعض حصے دانتوں میں رہ جاتے ہیں اور وہ سڑ کر متعفن ہو جاتے ہیں اگر کھانا کھانے سے قبل کلی نہ کی جائے تو وہ معدہ میں جاکر بیماری پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔

۲۔ دوسرا مرحلہ خوراک کھانے کا آتا ہے کہ کونسی خوراک کھائی جائے۔ ارشاد خداوندی ہے "فَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا" خدا تعالیٰ نے جو حلال چیزیں تمہیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے صرف طیب اشیاء تم نے کھانی ہیں۔ طیب وہ غذا ہوا کرتی ہے۔ جو انسان کے جسم اور روح پر برا اثر پیدا نہ کرے

مثلاً دودھ جو کامل غذا ہے اپنی ذات میں حلال اور طیب بھی ہے۔ اگر کسی شخص کا معدہ دودھ کو قبول نہیں کرتا تو دودھ اس شخص کیلئے باوجود حلال ہونے کے طیب نہ ہوگا۔ ایسی جو اشیاء ناجائز ذرائع چوری۔ رشوت وغیرہ سے حاصل کی جائیں وہ (باوجود اپنی ذات میں حلال اور طیب ہونے کے) جائز نہیں کیونکہ اس کا روح پر برا اثر پڑتا ہے۔ یہ مشاہدہ شدہ حقیقت ہے کہ جو لوگ ناجائز ذرائع سے اموال جمع کرتے ہیں اور ان سے خوراک حاصل کرتے ہیں ایسے لوگوں کی روحانیت ختم ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کی اولادیں نیکی و طہارت اور اعمال صالحہ سے کوسوں دور ہوتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے سورۃ انفال آیت ۶۹ میں حکم دیا ہے

فَکُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰہَ۔

جو کچھ تم کو غنیمت میں ملے اور حلال اور طیب ہو اُسے کھاؤ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔

یعنی ہر کام میں مدنظر خدا کی خوشنودی رہے۔ ناجائز ذرائع سے ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش نہ کرو

۳۔ حلال اور طیب خوراک کو کھانے کے لئے پہلے اللہ کا نام لو۔ فرمایا۔

فَکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ۔ (الانعام: ۱۱۹)

جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اس میں سے کھاؤ۔ یعنی ایسا کھانا کھایا جائے جس کی ابتداء ہی اللہ کے نام سے کی گئی ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضؓ کو ایک بار فرمایا۔

اُدْنُ یَا بُنَیَّ فَسَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ۔

بیٹے آؤ کھانے میں شریک ہو جاؤ کھانا بسم اللہ کہہ کر شروع کرو اور کھانا دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں بعض ہدایات موجود ہیں۔

i۔ کھانے میں بچوں اور دوسروں کو شامل کر کے اکٹھے مل کر کھانا کھایا جائے۔ قرآن کریم میں اجازت ہے کہ

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْکُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا (النور ۶۲)

تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ کھاؤ۔

اگر اکٹھے بیٹھ کر کھایا تو اس میں اللہ تعالیٰ برکت نازل کرتا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت اقدس کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی۔ حضور کھانا کھاتا ہوں مگر سیری نہیں ہوتی۔ فرمایا معلوم ہوتا ہے تم علیحدہ کھانا کھاتے ہو۔ اپنے گھر والوں کے ساتھ مل کر بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھایا کرو اس پر انہوں نے عمل کیا تو اس کی شکایت دور ہو گئی

ii۔ دوسری بات یہ بتائی کہ کھانا شروع کرنے سے پہلے اللہ کا نام لے لیا جائے حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ فَاِنْ نَسِیَ فِیْ اَوَّلِہٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ"

کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھو اگر بھول جائے تو یاد آنے پر "بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ" پڑھ لیا جائے۔

iii۔ تیسری ہدایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دی ہے کہ کھانا ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا یَاْکُلْ اَحَدُکُمْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَشْرَبْ بِشِمَالِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِہٖ۔

(ترمذی باب ماجاء النہی عن الاکل والشرب بشمال)

تم میں سے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے

iv۔ چوتھی بات جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے وہ یہ ہے کہ کھانے میں بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ پورے اطمینان اور سکون کے ساتھ اپنے سامنے سے کھانا چاہیئے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَنَّ الْبَرَکَۃَ تَنْزِلُ وَسْطَ الطَّعَامِ فَکُلُوْا مِنْ حَافَتَیْہِ وَلَا تَاْکُلُوْا مِنْ وَسَطِہٖ

(ترمذی)

کہ کھانے میں برکت درمیان میں نازل ہوتی ہے۔ اس لئے تم کھانا اس کے کناروں سے شروع کرو اُس کے درمیان میں سے نہ کھاؤ

۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا کھانے کا طریق یہ تھا کہ آپ کھانا کھانے میں صرف تین انگلیاں ہی استعمال فرماتے اور کھانا ختم ہونے پر ان کو منہ سے ہی صاف فرما لیتے حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں

اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا اَکَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَہُ الثَّلٰثَ (الترمذی باب الاطعمہ)

۵۔ حضرت ابی جحیفہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا

کہ میری عادت ہے کہ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

۶۔ کھانے کے ضیاع سے اسلام نے منع کیا ہے خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔

کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِیْہِ۔ (طٰہٰ ۸۲)

جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاک چیزیں کھاؤ اور اس (رزق) کے بارے میں ظلم سے کام نہ لو۔

بعض اوقات لوگ اپنی امارت کے گھمنڈ میں دو دو کس کھانے کی ضرورت پر ۵، ۶ کس کا کھانا تیار کر دیتے ہیں۔ جو کہ ضائع ہو جاتا ہے یا بلا ضرورت تین تین چار چار کھانے تیار کرتے رہتے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کے اجراء کے موقعہ پر جو مطالبات جماعت سے کئے تھے ان میں سے ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ صرف ایک کھانا ایک وقت میں کھایا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کو ضیاع سے بچانے کیلئے فرمایا کرتے تھے

اذا وقعت لقمة احدکم فلیمط عنها الاذیٰ ولیاکلها ولا یدعها للشیطان۔

(جامع الترمذی ابواب الاطعمۃ باب ماجاء فی اللقمۃ تسقط)

اگر لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھا لیا جائے۔ اور اس کو ضائع نہ ہونے دیا جائے

۷۔ کھانے کو ضیاع سے بچانے کیلئے حکم دیا کہ برتن میں کھانا اتنا ہی ڈالا جائے جتنا ضرورت ہو حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں۔

امرنا ان نسلت الصحفة

کہ پلیٹوں کو صاف کیا جائے۔

یعنی کھانے کے بعد پلیٹ میں کھانا بچا ہوا نہیں رہنے دینا چاہیئے بلکہ ڈالیں ہی اتنا جتنا کھانا مقصود ہو

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیمبیا مشن کے ابتدائی ایام

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ انچارج زیمبیا

(۴)

زیمبیا کے بعض تعلیم یافتہ۔ اہم مسلمان شخصیات نے جن میں پاکستان ہندوستان اور بعض دیگر اسلامی ممالک کے افراد شامل تھے اسلامی اتحاد کی غرض سے ایک اسلامک سنٹر (ISLAMIC CENTRE) کے قیام کا منصوبہ بنایا۔

جو چند افراد ابتداء میں لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے جمع ہوئے انہوں نے ملک جلیل الرحمٰن صاحب کو اپنا چیئرمین بنالیا۔ بعد میں اسلامک سنٹر کے جنرل اجلاس بھی انہی کی صدارت میں ہوتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک جنرل اجلاس میں کسی نے ایسے کارڈز تقسیم کر دیئے جن پر ایک عربی عبارت کا عکس تھا۔ اور ساتھ لکھا ہوا تھا کہ احمدیوں نے قرآن شریف تبدیل کر دیا ہے اور یہ عبارت اس کا ثبوت ہے۔ یہ وہی عربی عبارت تھی جس سے حضرت مصلح موعود نے کتاب "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کا آغاز کیا تھا اس عربی عبارت میں ایاہ نعبد و ایاہ نستعین کے الفاظ بھی تھے۔ لیکن اس کارڈ میں یہ ظاہر کیا گیا کہ گویا سورۃ فاتحہ میں تبدیلی کی گئی ہے

اس پر ملک صاحب موصوف نے ہمارے مرکز میں چھپے ہوئے قرآن کریم کے پہلے دو صفحات کے بہت سے عکس تیار کر کے اگلے اجلاس میں تقسیم کر دیئے کہ احمدیوں کا قرآن شریف تو یہ ہے۔ ان کے کسی قرآن شریف میں وہ عبارت نہیں ہے جسے غلط طور پر قرآن کی آیات ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مکرم محمد ادریس صاحب بھی ایک مرتبہ ایسے ہی مسلمانوں کے اجتماع میں شامل تھے۔ وہاں کسی مسلمان عالم نے ان سے پوچھا کہ آپ کا تعلق کس گروہ سے ہے۔ انہوں نے فخریہ کہا کہ میں بفضلہ تعالیٰ احمدی ہوں۔ اس پر اس عالم نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ احمدیوں نے قرآن شریف تبدیل کر دیا ہے۔ اس پر مکرم محمد ادریس صاحب نے کہا کہ مجھے تو اس کا علم نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ احمدیہ مشن نے یہ بات مجھ سے چھپائے رکھی ہے۔ اگر یہ بات درست ہے کہ انہوں نے قرآن تبدیل کر دیا ہے تو میں ابھی ابھی اس مشن کو خیرباد کہہ دوں گا۔ آپ میرے ساتھ ابھی چلیں۔ احمدیہ مشن میں جا کر ان کا قرآن دیکھتے ہیں۔ آپ مجھے صرف اس میں تبدیل شدہ عبارت دکھا دیں۔ پھر دیکھیں ان کے مشنری کی میں کیا گت بناتا ہوں اور ایسا سبق دونگا کہ وہ پھر کسی سے ایسا دھوکہ نہ کر سکیں گے۔ وہ کہنے لگے اس وقت میں آپ کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ ادریس صاحب نے کہا آپ کو ابھی میرے ساتھ جانا ہوگا کیونکہ یہ میرے ایمان کا سوال ہے اور میرے ایمان کو بچانا آپ کی ذمہ داری ہے۔ یہ کہتے ہوئے انہوں نے ان کا بازو پکڑ لیا۔ اور ان کو کھینچتے ہوئے ساتھ چلنے پر مجبور کرنے لگے اور وہ اپنا بازو چھڑانے لگے۔ بعض اور بیچ میں پڑے ان سے محمد ادریس صاحب نے صورت حال کہی۔ بہرحال انہوں نے اس عالم کا چھٹکارا کرا دیا۔

پہلے ذکر ہوا ہے کہ پروٹیا ہاؤس میں ایک دفتر OMAR DRIVING SCHOOL کا تھا۔ اس کا پروپرائیٹر ایک تعلیم یافتہ بڑا تاجر تھا۔ اس کے آباؤ اجداد گجرات (ہندوستان) سے تھے۔ خود اس کی پیدائش زیمبیا کی تھی۔ اس کا ایک بڑا MULTI-STORE تھا اور اس کی ٹیکسیاں بھی چلتی تھیں۔ اور پرانی کاریں بھی خریدتا اور بیچتا تھا۔ زیمبیا پہنچنے کے بعد میں ان کی گیراج میں بھی کوئی پرانی کار دیکھنے گیا تو ان سے دلچسپ گفتگو ہوئی اس کے بعد اکثر تپاک سے ملتے تھے۔

جو رہائشی کمرہ میں نے چھوڑا تھا وہ پھر خالی ہوا تو اس نے کرائے پر لے لیا اور یہاں اپنا بڑا آفس قائم کیا۔ اب ہماری واقفیت دوستی میں تبدیل ہو گئی۔ اور ہم اکثر باہم ٹیلیفون پر ہی بات کر لیتے۔ گو کبھی وہ چاہتے تو اپنی کھڑکی سے ہی بات کر لیتے ایک مرتبہ انہوں نے مجھے اپنے دفتر میں آنے کے لئے کہا تاکہ اکٹھے چائے پی لیں۔ مجھے چونکہ گجراتی نہیں آتی تھی اور وہ صاف اردو نہیں بول سکتے تھے۔ لہذا ہماری گفتگو انگریزی میں ہی ہوتی تھی۔

باتوں کے دوران انہوں نے کہا مسٹر احمد ایک بات تم لوگوں نے ٹھیک نہیں کی یہ جو تم نے قرآن کو بدل دیا ہے یہ درست نہیں کیا۔ جب میں نے ان پر واضح کر دیا کہ یہ خیال بالکل غلط ہے تو انہوں نے مجھے کہا کہ مجھے اپنے قرآن شریف کی ایک کاپی دے دو۔ میں نے ان کو انگریزی ترجمہ والا اپنے مرکز سے چھپا ہوا قرآن شریف دے دیا۔ اس کے بعد میں نے ان کی دعوت کی اور کچھ اور لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا جسے انہوں نے پسند کیا۔ اس کے بعد پھر ایک دن وہ میرے پاس آئے اور کہا کہ میں تمہاری لائبریری دیکھنا چاہتا ہوں میں نے ان کو ساری کتابیں دکھائیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا تمہارے پاس اس قرآن کے علاوہ بھی کوئی قرآن ہیں۔ میں نے کہا ہمارے پاس سادہ قرآن بھی ہے اور سواحیلی ترجمہ والا قرآن شریف بھی ہے اور تاج کمپنی والا قرآن شریف بھی ہے اور بعض چھوٹے سائز کے قرآن بھی ہیں جنہیں ایک ہوسٹل میں رکھوانے کا ارادہ ہے۔ انہوں نے کہا کیا تم مجھے ان سب کی ایک ایک کاپی عاریۃً دے سکتے ہو۔ میں نے کہا بے شک لے لو۔ وہ ایک قرآن اٹھاتے اور کہتے کیا یہ بھی لے لوں جہاں جہاں اسے کوئی قرآن نظر آیا وہ یہ کہہ کر اٹھاتے گئے کہ کیا یہ بھی لے لوں اور میں کہتا ہاں بے شک لے لیں۔ الغرض وہ چار پانچ قسم کے قرآن لے کر چلے گئے۔

وہ پھر ایک دن آئے اور بتایا کہ تم نے جو قرآن پہلے دیا تھا وہ میں اس امام کے پاس لے کر گیا جس نے مسجد میں بتایا تھا کہ احمدیوں نے قرآن تبدیل کر دیا ہوا ہے اور ان کو کہا کہ مسٹر احمد میرا دوست ہے اور میں نے اب تک یہی اندازہ کیا ہے کہ وہ کسی بات میں جھوٹ نہیں بولتا۔ وہ کہتا ہے کہ انہوں نے قرآن پاک میں قطعاً کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی۔ یہ میں ان کا قرآن لایا ہوں۔ اس میں بتاؤ کہاں تبدیلی ہوئی ہے تاکہ میں جا کر اسے دکھاؤں۔ اس پر ہمارے امام نے کہا (یہ امام وہ نہیں تھا جس کا پہلے ذکر آچکا ہے بلکہ وہاں پانچ اماموں میں سے ایک تھا) انہوں نے دو قسم کے قرآن رکھے ہوئے ہیں ایک وہ جو انہوں نے تبدیل کیا ہوا ہے اور اپنے لوگوں کو پڑھاتے ہیں اور ایک وہ جو ہم لوگوں کو دکھاتے ہیں۔ اسی لئے میں تمہارے پاس موجود سارے قرآنوں کی ایک ایک کاپی اس کے پاس لیکر گیا اور تمہارے متعلق بتایا کہ اس نے کسی قرآن کے متعلق یہ نہیں کہا کہ یہ قرآن رہنے دو یہ تمہارے کام کا نہیں۔ بلکہ میں نے جس کو بھی ہاتھ لگایا اس نے یہی کہا کہ ہاں یہ بھی لے لو۔ اب ان میں سے بتاؤ کہ کون سا بدلا ہوا ہے تاکہ میں اسے جا کر پوچھوں کہ اس کو کیوں تبدیل کیا ہوا ہے اور کہا ان میں سے ایک وہ قرآن بھی ہے جو تاج کمپنی کا ہے جسے انہوں نے شائع نہیں کیا۔ اس پر وہ مجھ سے سخت ناراض ہوا۔ اور کہا کہ کیا تم کو ہم نے یہ نہیں بتایا ہوا کہ ان لوگوں سے بات کرنا بھی حرام ہے۔ ان سے مصافحہ کرنا بھی حرام ہے اور ان کے ہاتھ سے کچھ کھانا پینا بھی حرام ہے۔ تم نے اس سے مل کر اور پھر دوستی کر کے سخت گناہ کیا ہے لہذا تم کو آئندہ کے لئے اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔ آئندہ اس سے ہر قسم کا تعلق قطع کر دو۔ اس پر میں نے کہا کہ میں نے تو اس سے کئی مرتبہ مصافحہ بھی کیا ہے اور اس کی دی ہوئی چائے بھی پی ہے اور کھانا بھی کھایا ہے اب میرا کیا بنے گا۔ اس نے کہا۔ یہی تو میں کہتا ہوں کہ تم اب بھی باز آجاؤ ورنہ خدا تم کو سخت سزا دے گا۔ اس پر مجھے یقین ہو گیا کہ ہمارے امام نے غلط بیانی کی ہے۔ اور میں سوچتا ہوں کہ ہمارے راہنما آخر ہماری غلط راہنمائی کیوں کرتے ہیں۔ جب وہ ہماری لائبریری سے باہر نکلا اور میں بھی اسے اس کی کار تک چھوڑنے گیا تو عین اسی وقت وہاں سے مذکورہ امام دو تین اور افراد کے ساتھ عین ہمارے دروازے کے سامنے سے گزرا اور میرے دوست کو دروازے سے نکلتا دیکھ لیا۔ اس نے کہا لو وہ مجھے دیکھ گئے ہیں اب نہ جانے میری کیسی گت بنے گی

ایک مرتبہ جب ہم پھر اکٹھے ہوئے تو اس نے کہا کہ تم وہاں مسجد میں کیوں نہیں آتے۔ تم ہمارے لوگوں سے آکر ملو تاکہ اس طرح غلط فہمی دور ہو سکے۔ میں نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ اس شرط پر جانے کے لئے تیار ہوں کہ تم ذمہ داری لو کہ وہاں کسی جھگڑے اور کسی بدمزگی کی صورت پیدا نہ ہو گی۔ اس نے کہا یہ شرط بڑی مشکل ہے کیونکہ جو میں نے صورت حال دیکھی ہے اس کی وجہ سے میں کسی قسم کی گارنٹی نہیں دے سکتا۔

ایک مرتبہ دو شخص اچانک اندر آگئے جبکہ میں بیٹھا کچھ لکھنے کا کام کر رہا تھا۔ ان میں سے ایک باریش نوجوان تھا اور جناح کیپ پہنی ہوئی تھی۔ اس نے آتے ہی کہا ہم یہ دریافت کرنے آئے ہیں کہ تم یہاں کیا کرتے ہو۔ میں نے کہا میں احمدیہ مشن کا ملازم ہوں مجھے میرے امام نے یہاں بھیجا ہے میں ان کی ہدایت کے مطابق کام کرتا ہوں۔ اس نے کہا تم یہاں غلط قسم کے عقائد پھیلاتے ہو۔ میں نے کہا آپ تو مجھ سے ناراض معلوم ہوتے ہیں حالانکہ اس سے قبل آپ مجھے کبھی نہیں ملے ناراضگی سے تو صحیح طریق پر بات نہیں ہو سکتی۔ آپ تسلی اور اطمینان سے تشریف رکھئے۔ میں آپ کی ہر بات کا جواب دوں گا۔ میں نے ان کو ٹھنڈا دودھ اور بسکٹ پیش کئے۔ اور کہا پہلے یہ تو بتایئے کہ آپ کہاں سے تشریف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاتے ہیں۔ اُس نے کہا ہم NDOLA سے (تقریباً اڑھائی سو میل سے) آتے ہیں۔ مَیں مدرس ہوں۔ وہاں بچوں کو عربی پڑھاتا ہوں اور دین سکھاتا ہوں۔

انہوں نے وہاں عارضی کمرے میں بانیٔ سلسلہ اور آپ کے جانشینوں کی تصاویر بھی آویزاں دیکھیں اور کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اور جس گھر میں کُتّا ہو وہاں فرشتے نہیں آتے۔ اور آپ کے یہاں تصاویر بھی ہیں اور کُتّا بھی ہے خاکسار نے عرض کی کیا کیمرے کی تصاویر بھی ان میں شامل ہیں کہنے لگے ہاں مَیں نے کہا کیا آپ کے پاس یہاں یا گھر میں اپنا پاسپورٹ یا شناختی کارڈ موجود ہے اور کیا آپ کے گھر میں زیمبیا کے اخبارات یا رسائل وغیرہ بھی ہیں۔ کہنے لگے ہاں پاسپورٹ اور شناختی کارڈ تو اب بھی میرے پاس موجود ہے اور گھر میں اخبارات بھی ہیں۔ خاکسار نے کہا۔" اور زیمبیا کا کوئی کرنسی نوٹ بھی آپ کے پاس ہوگا۔ کہنے لگے ہاں مَیں نے کہا پاسپورٹ اور شناختی کارڈ میں جو آپ کی اپنی تصویر ہے اور نوٹ پر جو اس ملک کے صدر کی تصویر ہے۔ اُسے تو آپ سینے سے لگائے بیٹھے ہیں اور گھر میں جو اخبارات اور رسائل ہیں وہ بھی تصاویر سے بھرے پڑے ہیں۔ اس کے باوجود فرشتوں کو آپ کے پاس اور آپ کے گھر میں آنے میں تو کوئی روک نہ ہوتی ہوگی۔ تو ان بزرگوں کی تصاویر ہی آپ کی پریشانی کا باعث کیوں ہیں اور کُتّوں کے لائے ہوئے شکار کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس کا ذکر قرآن شریف میں بھی ہے۔ کیا وہ شکار جو کُتّے اپنے منہ میں پکڑ کے لائیں وہ کھانا جائز ہے؟ کہنے لگے ہاں وہ تو جائز ہے۔ عرض کی تو گویا آپ کے نزدیک ایسا شکار کھانے سے تو فرشتوں کے آنے میں کوئی روک نہیں صرف گھر کی حفاظت کے لئے باہر بندھا ہوا کُتّا ہی روک ہے۔ پس دراصل گھروں اور کھیتوں کی حفاظت کرنے والے کُتّے اس سے مراد نہیں۔ اس سے وہ کُتّے مراد ہیں جنکو انگریزوں کی طرح اپنے کمروں میں اور گود میں پالا جائے۔

اس کے بعد انہوں نے کہا ہمیں کوئی کتاب دیں جس میں آپ کے عقائد مذکور ہوں۔ میں نے ان کو غالباً دعوت الامیر یا تفہیمات ربانیہ کی کتاب دی اور کہا کہ پڑھ کر واپس کر دیں کیونکہ میرے پاس اور موجود نہیں وہ واپس کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے چلے گئے لیکن کتاب واپس کرنے کے لئے پھر نہ آئے۔

بطور تحدیث نعمت ایک اور چھوٹا سا واقعہ بیان کرتا ہوں۔

مشن کی کار کی چھوٹی موٹی مرمت میں افریقن کاریگروں سے کروا لیتا کیونکہ جو کار مرمت کے لئے گیراج میں جمع کرائی جاتی اُس کا بل دو تین سو کواچہ سے کم نہ ہوتا۔ ایک مرتبہ کوئی نقص ایسا تھا جس کی ان سے مرمت نہ ہو سکی۔ ایک ہندوستانی نوجوان جو عمر ڈرائیونگ سکول میں آیا کرتا تھا اور میرا دوست بن گیا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ میں جس گیراج میں کام کرتا ہوں اُس میں اسے لیجا کر مرمت کر دوں گا۔ کیونکہ اس کے لئے اوزار وہاں ہی دستیاب ہیں چند دنوں کے بعد اُس کا نوٹ آیا کہ ۵۸ کواچہ اور کچھ انگوے ادا کر کے اپنی کار لے جاؤ۔ یہ رقم توقع سے زیادہ تھی۔ اِس سے قبل میں بمشکل کمرے کا کرایہ اور لائبریری کا ۹۰ کواچہ کرایہ ادا کر سکا تھا۔ جس کی وجہ سے تقریباً خالی ہاتھ تھا۔ بڑی فکر ہوئی کہ اب یہ رقم کس طرح ادا ہوگی۔ اسی پریشانی میں مصلّے بچھا کر سجدے میں گرا اور دعا کی کچھ دیر کے بعد مکرم شبیر احمد بھٹی صاحب آئے (جو میڈیکل سٹوڈنٹ تھے) اور مجھے پہلے تیس کواچے ادا کئے اور کہا یہ میری امی کا چندہ ہے۔ مَیں نے دل میں سوچا چلو تیس کواچے تو آئے اب باقی کے ۲۸ کواچے بھی انشاء اللہ کہیں سے آجائیں گے۔ اس کے بعد انہوں نے ۲۰ بیس کواچے اور کچھ انگوے گن کر دیئے۔ اور کہا یہ مجھے بینک کی طرف سے منافع ملا ہے جو میں بطور چندہ کے دینا چاہتا ہوں۔ اس طرح پچاس کواچے اور کچھ انگوے ہو گئے۔ دل میں خوشی ہوئی کہ یہ رقم تو بل کی رقم کے قریب ہی پہنچ گئی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے پانچ کواچے اور دیئے اور کہا کہ یہ میری بہن نے بطور صدقہ کے دیئے ہیں۔ اب تو صرف ۳ کواچے اور کچھ انگوے ہی باقی تھے۔ مَیں نے ان تینوں رقوم کی الگ الگ رسیدیں کاٹ دیں۔ وہ کہنے لگے یہ ایک چھوٹی سی رقم اور ہے جو مَیں اپنے جیب خرچ کا دسواں حصہ اپنا وصیت کا چندہ دینا چاہتا ہوں۔ اور یہ تین کواچے اور کچھ انگوے تھے۔ اس کی بھی رسید دی اور سب رقوم کو جمع کیا تو یہ عین بل کی رقم تھی مَیں نے شبیر صاحب کو بتایا کہ عین یہی رقم تھی جس کے لئے میں بہت پریشان تھا۔ اور تھوڑی دیر پہلے اس کے لئے دعا کر کے ہٹا ہوں۔

- باقی -

حضرت اقدس فرماتے ہیں:-
"یہ جو قحط اور طرح طرح کی بلائیں دنیا میں نازل ہوتی ہیں ان کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ لوگ استغفار میں مشغول ہو جائیں"
(الحکم ۲۴ر ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴)

جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے احباب سے ضروری گزارشات

محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ جس کی بنیاد اعلائے کلمۂ اسلام پر رکھی گئی ہے۔ ۲۶، ۲۷، ۲۸ فتح (دسمبر) کو منعقد ہوگا۔ یہاں پہنچ کر آپ اس عظیم نشان کو بچشم خود مشاہدہ کریں گے۔ جس کی بابت خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو الہاماً بتایا تھا۔

يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَ يَأْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔

اس موقع پر انشاء اللہ تعالیٰ اکناف عالم سے لاکھوں کی تعداد میں طیور احمدیت اپنے پیارے امام کی آواز پر جمع ہوں گے۔ اس روحانی اجتماع کی برکات سے پورے طور پر متمتع ہونے کیلئے بطور یاد دہانی چند گزارشات احباب جماعت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

۱۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درجہ ذیل ارشاد کو ہر وقت ذہن میں رکھیں اور اس پر عمل پیرا رہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"جلسہ سالانہ کے دوران آپ نے شور نہیں کرنا، آواز سے نہیں کسنا۔ جو راستے مقرر ہیں ان پر چلنا ہے۔ نظریں نیچی رکھنی ہیں، زبانوں سے شہد ٹپکانا ہے۔ چہروں سے غصہ ظاہر نہیں کرنا۔ خدا کے حضور ہر وقت عاجزی سے جھکے رہنا ہے۔ اللہ پر کامل توکل کا سبق سیکھنا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت سے جو توقعات وابستہ کی ہیں اُن کے مطابق زندگی گزارنا ہے۔"

۲۔ آپ سے گزارش ہے کہ مع اہل و عیال جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائیں تا آپ ان دعاؤں کے وارث بنیں جو حضرت اقدس ..... نے جلسہ پر آنے والوں کے لئے کی ہیں۔ نیز آپ کو امام وقت کے روح پرور کلمات سن کر اپنے ایمان اور عرفان میں ترقی نصیب ہو۔

۳۔ اعزاء، مربیان اور صدر صاحبان حتی الوسع ایسے افراد کو ربوہ لانے کی کوشش کریں جنہوں نے مالی تنگی کے باعث تاحال ربوہ نہیں دیکھا۔

۴۔ اپنے سفر کا آغاز دعاؤں سے کریں۔ دورانِ سفر بھی دعائیں کرتے رہیں اور جلسہ کے ایام میں عجز و انکسار سے بالالتزام دعائیں کرنا نہ بھولیں۔ ان بابرکت ایام کو غنیمت سمجھیں۔

۵۔ آپ کا لباس بے شک سادہ ہو لیکن صاف ستھرا ہونا چاہیئے۔ اسلامی پردہ کی پوری پوری پابندی کی جائے۔ اسلام مردوں اور عورتوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کی ہدایت فرماتا ہے عورتوں کے لئے چہرہ چھپانا پردہ میں شامل ہے۔ خواتین کو خرید و فروخت کے لئے بازار میں جانے سے حتی الوسع اجتناب کرنا چاہیئے۔ ضروریات کے لئے مردوں کو بھجوائیں۔

۶۔ مرکز سلسلہ میں ہم کسی کھیل یا تماشہ کے لئے جمع نہیں ہوتے بلکہ اپنی دینی معلومات بڑھانے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بلند کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے ذکرِ الٰہی کے آداب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم جلسہ گاہ میں مقررہ وقت پر پہنچیں بلاوجہ اور بلا سبب جلسہ گاہ سے باہر کھڑے رہنا یا جلسہ گاہ سے اٹھ کر چلے جانا یا پھر اِدھر اُدھر کی باتوں میں لگے رہنا ہرگز درست نہیں۔ ہمیں ہر تقریر پوری توجہ سے سُننی چاہیئے تاکہ ہماری معلومات اور معرفت میں ترقی ہو اور جلسہ میں شمولیت کی غرض پوری ہو۔

۷۔ ربوہ میں قیام کے دوران سب سے بہتر یہ ہے کہ آپ تمام نمازیں امام وقت کی اقتدا میں ادا کریں۔ تاہم اگر کسی مجبوری کے باعث ایسا نہ کر سکیں تو اپنی جائے قیام سے قریب مسجد میں نماز باجماعت ادا کریں ان ایام میں مسجد مبارک میں بھی نماز تہجد کا انتظام ہوتا ہے اور بعد نماز فجر علماء سلسلہ قرآن کریم کا درس دیتے ہیں اس میں شرکت کی کوشش فرمائیں۔

۸۔ ربوہ میں آتے جاتے اسلامی آداب کے ماتحت ایک دوسرے کو السلام علیکم کہا کریں۔ نیز مردوں اور عورتوں کی آمد و رفت کے لئے جو ہدایت جاری ہوں ان کی پوری پابندی کریں۔

۹۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر جو احمدی تجارتی ادارے اشتہارات شائع کرتے ہیں یا اپنے ہوٹلوں کے نئے نام رکھتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اشتہارات کی عبارت اور ہوٹلوں کے ناموں کے بارہ میں نظارت اصلاح وارشاد سے پہلے مشورہ کریں۔

۱۰۔ غیر از جماعت دوستوں کو دینی معلومات بہم پہنچانے کے لئے نظارت اصلاح وارشاد کی طرف رجوع کریں۔ ان ایام میں مربیان سلسلہ بھی قیام گاہوں کا دورہ کریں گے۔ ان سے بھی دینی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ مربیان کرام وقفِ عارضی کے فارم بھی پُر کروائیں گے احباب اُن سے تعاون فرمائیں۔

۱۱۔ جلسہ گاہ کے قریب کاروں کے کھڑا کرنے کا محدود انتظام کیا جاتا ہے۔ تاہم بہتر یہ ہے کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو جلسہ گاہ میں پیدل تشریف لائیں تا راستہ چلنے والے بھائیوں کو سہولت رہے۔ نیز ربوہ

میں کاریں آہستہ چلائیں تاکہ گرد و غبار اڑ کر دوستوں کے لئے تکلیف کا موجب نہ بنے۔

۱۲۔ بازاروں میں چلتے پھرتے کھانا سخت معیوب امر ہے۔ حضور نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔ احباب اس سے اجتناب کریں۔

۱۳۔ جلسہ گاہ کے قریب احباب کی سہولت کے لئے مندرجہ ذیل اداروں کے خیمہ جات نصب ہوں گے۔

۱۔ تحریک جدید ۔ ۲۔ اخبار الفضل ۔ ۳۔ مجلس انصار اللہ ۔ ۴۔ مجلس خدام الاحمدیہ
۵۔ وقفِ عارضی ۔ ۶۔ نظارت اصلاح و ارشاد۔

اشاعت لٹریچر کے دفتر سے ضروری لٹریچر حاصل کیا جاسکتا ہے۔

بقیہ :۔ کھانے کے آداب

ام عاصم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قال من اکل فی قصعۃ ثم لحسھا استغفرت لھا القصعۃ (جامع الترمذی باب الاطعمہ)

جس شخص نے پیالے میں کھانا کھایا اور اسے صاف کیا تو پیالہ اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

مقصد صرف کھانے کو ضائع ہونے سے بچانا ہے

۸۔ کھانے کے بارے میں یہ حکم دیا کہ ضرورت سے زیادہ نہ کھاؤ۔ فرمایا

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (اعراف ۳۱)

کھاؤ اور پیو اور کھانے میں اسراف نہ کرو

ضرورت سے زیادہ کھانا کھانا بھی اسراف میں شامل ہے جس کا نتیجہ بیماری، سستی۔ غفلت اور نیند کی غشی کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا طریق یہی تھا کہ آپ بھوک رکھ کر کھانا کھاتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ واللہ ما شبع من خبز ولا لحم مرتین فی یوم واحد "

(شمائل ترمذی فی صفۃ خبز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

اللہ کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ سیر ہو کر روٹی اور گوشت نہیں کھایا۔

۹۔ پانی یا کوئی اور چیز پیتے وقت درمیان میں سانس لینا چاہیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لا تشربوا واحدا کشرب البعیر ولکن اشربوا مثنیٰ وثلٰث "

اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں نہ پیو بلکہ درمیان میں دو یا تین دفعہ سانس لے لو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود تین سانس لیا کرتے تھے (الترمذی الواب الاشربۃ)

۱۰۔ برتن کے اندر پھونک مارنے اور اس میں سانس لینے سے بھی منع فرمایا "اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء" اور دوسری روایت میں نھی ان یتنفس فی الاناء او ینفخ فیہ آیا ہے۔ (ترمذی الواب الاشربۃ)

۱۱۔ آپؐ نے حکم دیا کہ کھڑے ہو کر پینے کی بجائے پورے اطمینان اور پرسکون طور پر پیا جائے۔

جارود بن العلاء سے مروی ہے کہ آپؐ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے

نھی عن الشرب قائما

۱۲۔ کھانے اور پینے سے فارغ ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر اور اس کی حمد کی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّکُمْ وَاشْکُرُوْا لَہٗ۔ (سبا: ۱۵)

اپنے رب کے رزق میں سے کھاؤ اور اس کا شکریہ ادا کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَۃَ اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدَہٗ عَلَیْھَا۔

(الترمذی الواب الاطعمہ باب ماجاء فی الحمد علی الطعام)

اللہ تعالیٰ اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھائے یا گھونٹ پانی پیئے اور اس پر وہ اس کی حمد کرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

(شمائل الترمذی باب فی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل الطعام وبعد الطعام)

آخر میں خدا تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہم سب کو رزق حلال میں سے طیب غذا قرآنی ہدایات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں کھانے کی توفیق عطا فرمائے تا ہم خدا تعالیٰ کے حضور اعمال صالحہ بجا لا کر اس کی خوشنودیوں کو حاصل کرنے کی توفیق پائیں۔

۔ (مبین) ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہالیانِ ربوہ توجہ فرمائیں

" ربوہ میں ایک مہمان کو اگر ایک کانٹا بھی چبھ جائے تو ہمارے لئے دکھ اور شرم کی بات ہوگی "

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں آپ سے التماس ہے کہ

- اپنے اپنے گھروں اور ان کے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔
- گلیوں اور راستوں پر کوڑا کرکٹ پھینکنے کی بجائے مناسب جگہ پر گڑھا کھود کر دبا دیں۔
- گھروں کے سامنے کی نالیوں کی صفائی کی جائے۔ اور گندے پانی کے نکاس کا انتظام کیا جائے۔
- خودرو اور فالتو جھاڑیاں اور ان کی زائد شاخوں کی کانٹ چھانٹ کی جائے۔
- دکانوں، کھوکے والے اور ریڑھیوں والے اپنی دکانوں کے ساتھ ڈرم وغیرہ رکھیں تاکہ جو شخص کوئی چیز کھائے تو اس کا چھلکا سڑک پر نہ پھینکے۔
- راستوں، نالیوں، پلیوں اور گڑھوں وغیرہ کی صفائی، درستگی اور چھڑکاؤ کا باقاعدہ انتظام کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر کماحقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے تا آپ کے ارشاد کے مطابق ربوہ فی الحقیقت ایک

" غریب دلہن "

کی طرح سج جائے۔

(مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

الوداعی و استقبالیہ پارٹی

مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۸۱ء بروز منگل مجلس خدام الاحمدیہ صدر کراچی نے اپنے سابق قائد مکرمی مرزا حفیظ الرحمٰن صاحب کے اعزاز میں الوداعی اور نئے قائد مکرمی رانا افتخار احمد صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ پارٹی دی۔

اس تقریب کی صدارت مکرمی چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے فرمائی۔ تلاوت کے بعد مکرم سید محمد احسن ہاشمی صاحب نائب قائد مجلس صدر نے سپاسنامہ پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ محترم مرزا حفیظ الرحمٰن صاحب کا تعلق مجلس خدام الاحمدیہ کراچی سے ۱۹۶۲ء سے ہے لیکن ۱۹۶۱ء میں جب مجلس خدام الاحمدیہ کو آٹھ مجالس میں تقسیم کیا گیا تو آپ مجلس خدام الاحمدیہ صدر کے پہلے قائد بنے اور متواتر چار سال تک قائد رہے۔ پھر ایک سال ناظم اصلاح و ارشاد ضلع بنے اور تین سال مجلس صدر کے نائب قائد رہے اور ۱۹۷۹-۸۰ء کے سیشن میں آپ پھر قائد منتخب ہوئے اور یہ ذمہ داری آپ نے اب تک بڑی خوش اسلوبی اور ذمہ داری کے ساتھ نبھائی اور اسی طرح بجٹ کا موازنہ کیا اور بتلایا کہ آپ کے دورِ قیادت میں بتدریج بجٹ میں اضافہ ہوتا رہا۔ آخر میں آپ نے کہا اب جبکہ محترم مرزا صاحب انصار اللہ میں جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مجلس انصار اللہ میں جانا مبارک کرے۔ آمین

سپاسنامے کے جواب میں محترم مرزا صاحب نے شکریہ ادا کیا کہ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے فضل اور آپ لوگوں کے تعاون سے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی نے صدارتی تقریر فرمائی۔ یہ اجلاس دو گھنٹہ جاری رہ کر آخر دعا پر اختتام پذیر ہوا جو مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے کروائی۔ اس تقریب میں ۱۰۰ حاضرین نے شمولیت فرمائی جن میں سیکرٹریان جماعت احمدیہ کراچی، مربیان کرام، پریذیڈنٹ صاحبان، قائدین خدام الاحمدیہ کراچی، عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی اور عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ صدر کراچی اور عبدالمالک صاحب نمائندہ خالد و تشحیذ الاذہان لاہور نے شمولیت فرمائی۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی صدر)

میرو ڈبہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر خدام کو کھیلوں کا ایک وسیع پروگرام دیا تھا۔ اسی پروگرام کے تحت ہمارا یہ میرو ڈبہ کا میچ مورخہ ۱۳ نومبر کو جماعت احمدیہ جڑانوالہ اور جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ۔ب کے درمیان حسین شوگر ملز جڑانوالہ کی گراؤنڈ میں کھیلا گیا۔ یہ دوستانہ میچ ڈیڑھ گھنٹہ کھیلا گیا اور برابر رہا۔ بہت سے غیر از جماعت افراد نے بھی یہ میچ دیکھا اور پسند کیا۔

(وسیم احمد چیمہ مربی سلسلہ احمدیہ جڑانوالہ ضلع فیصل آباد)

مطالباتِ تحریک جدید میں سے ایک مطالبہ خدمتِ دین کیلئے زندگی وقف کرنا ہے (مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹس طلبی ٹنڈرز

زیر دستخطی کو محکمہ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے جنہوں نے اپنی تجدید کی فیس برائے سال ۱۹۸۱ء جمع کرادی ہے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء، سٹینڈنگ ریٹ کمیٹی تا تاریخ پر مبنی پر سینیٹری ایم ریٹ ۹/۱۲/۸۱ کو گیارہ بجے قبل از دوپہر حاضر آمدہ ٹھیکیداران یا ان کے نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے ٹنڈر فارم ۸/۱۲/۸۱ تک دفتری اوقات میں جاری کئے جائیں گے۔ زر بیعانہ بصورت چالان خزانہ ڈیپازٹ ایٹ کال لازماً ہونا چاہیئے۔ زیر دستخطی بلا اظہار وجوہ کسی یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کرنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

نمبر شمار	نام کام	زر تخمینہ	زر ضمانت	میعاد
۱-	تعمیر کرنا آفیسر ہوسٹل سرگودھا میں جسمیں اندرونی واٹر سپلائی اور بجلی لگانا	۲۵،۰۰،۰۰۰/=	۵۰،۰۰۰/=	۱ سال
۲-	ایگریکلچر سکیموں کی پنجاب میں توسیع کے سلسلہ میں ضلع سرگودھا میں			
	(i) ایگریکلچر آفیسر اور فیلڈ اسسٹنٹ کے لئے رہائش گاہیں اور دفتر بمعہ واٹر سپلائی تعمیر کرنا موضع نوشہرہ	۱،۵۰،۰۰۰/=	۳،۰۰۰/=	۴ ماہ
	(ii) فیلڈ اسسٹنٹوں کے لئے دفتر اور رہائش گاہیں بمعہ واٹر سپلائی تعمیر کرنا موضع			
	۱- ۵۳ ڈی بی (۲) بلندیا پلووینس (۳) نواں ساگو (۴) جھرکل (۵) اوچھالی	۵۰،۰۰۰/= ہر ایک کیلئے	۱،۰۰۰/= ہر ایک کیلئے	۲ ماہ ہر ایک کیلئے
۳-	**پنجاب میں سپیشل مرمت کا کام برائے رورل ڈسپنسریاں**			
	(i) رورل ہیلتھ سنٹر فروکہ بمعہ واٹر سپلائی اور بجلی لگانا۔	۲،۲۰،۰۰۰/=	۴،۴۰۰/=	۳ ماہ
	(ii) بیک ۴۷ ایم بی تحصیل خوشاب میں کوارٹروں کا دوبارہ تعمیر کرنا مین عمارت کی مرمت کا کام	۳،۰۰،۰۰۰/=	۶،۰۰۰/=	۴ ماہ
۴-	مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دینا موضع پلووینس	۴۰۰،۰۰۰/=	۸،۰۰۰/=	۶ ماہ
۵-	پاداوانی علاقہ خوشاب میں ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر تعمیر کرنا برائے ہنرمند المبعہ واٹر سپلائی اور بجلی لگانا۔	۴،۸۰،۰۰۰/=	۹،۶۰۰/=	۶ ماہ
۶-	عمارات برائے سائل اور پانی ٹیسٹ کرنے کی لیبارٹری سرگودھا میں بنانا بمعہ واٹر سپلائی اور بجلی لگانا	۴،۵۰،۰۰۰/=	۹،۰۰۰/=	۶ ماہ
۷-	خضرآباد ضلع سرگودھا میں تجرباتی فارم میں بیرونی ڈیپلپمنٹ واٹر سپلائی اور سیوریج سسٹم	۳،۰۰،۰۰۰/=	۶،۰۰۰/=	۴ ماہ
۸-	**ڈسٹرکٹ جیل شاہپور کی پرانی عمارت کی دوبارہ تعمیر**			
	(قیدیوں کی بارک و زنانہ وارڈ بی کلاس وارڈ فیکٹری اور ایڈمنسٹریشن بلاک بمعہ اندرونی واٹر سپلائی اور بجلی لگانا۔	۱۵،۵۰،۰۰۰/=	۳۱،۰۰۰/=	۹ ماہ
۹-	۲۵۲ بنیادی ہیلتھ یونٹ پنجاب میں بنانا (۲۰ ضلع سرگودھا میں)	۴،۹۰،۰۰۰/=	۹،۸۰۰/=	۶ ماہ
	i- (انگروال) گورے والی	ہر ایک کیلئے	ہر ایک کے لئے	ہر ایک کے لئے
۱۰-	گورنمنٹ انٹر کالج نوشہرہ میں کمروں کا تعمیر کرنا	۲،۷۲،۰۰۰/=	۵،۴۰۰/=	۳ ماہ
۱۱-	سالانہ مرمت مائن ریسکیو اور سیفٹی سٹیشن خوشاب (بمعہ واٹر سپلائی اور بجلی)	۲۲،۹۷۰/=	۱،۶۵۰/=	۳ ماہ
۱۲	سالانہ مرمت میڈیکل عمارت جھاوریاں - کوٹ بھائی خان بمعہ واٹر سپلائی اور بجلی	۶،۲۲۰/=	۳۰/-	۱ ماہ
۱۳-	سالانہ مرمت تعلیمی عمارات نوشہرہ	۵،۰۰۰/=	۲۵۰/=	ایک ماہ

خالد محمود
ایگزیکٹو انجینئر
سیکنڈ پراونشل بلڈنگز ڈویژن سرگودھا
I.P.L 8226

زعماء انصار اللہ کی مجموعی رپورٹ کارگذاری

ماہ فتح/دسمبر مجلس انصار اللہ کے سال کا آخری مہینہ ہوتا ہے۔ لہذا تمام زعماء مجالس سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس کی گیارہ ماہ کی سرگرمیوں کے کوائف پر مشتمل

مجموعی کارگذاری رپورٹ

مورخہ ۱۰ فتح ۱۳۶۰ ہش/دسمبر ۱۹۸۱ء تک دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوادیں تاکہ علم انعامی کی مستحق مجلس کے علاوہ کارکردگی کے لحاظ سے پہلی دس مجالس کا فیصلہ کیا جاسکے۔ جزاکم اللہ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

شکریہ احباب

(۱) میرے چچا مکرم کریم الدین خان صاحب مرحوم کی وفات پر ہمیں بہت سے رشتہ داروں اور احباب جماعت کی طرف سے افسوس اور ہمدردی پر مشتمل خطوط ملے ہیں جن کا الگ الگ جواب دینے سے ہم فی الحال قاصر ہیں اس لئے "الفضل" کے ذریعہ ہم ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمیں ہمدردی کے الفاظ سے نوازا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور گھر والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین! (نصیر الدین خان۔ پورن نگر سیالکوٹ)

(۲) خاکسار کی بیٹی صادقہ بیگم کی المناک وفات کی خبر سن کر بہت سے اعزہ و اقارب اور احباب جماعت نے تعزیتی خطوط ارسال کئے اور اخوت اور ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ خاکسار الفضل کے ذریعہ ان سب احباب کا تہہ دل سے ممنون ہے اور شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں داخل فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(احسان اللہ چک ۳۲۷ ہ.ر مروٹ تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولنگر)

پتے درکار ہیں

نظارت بہشتی مقبرہ کو مندرجہ ذیل موصیان کرام کے موجودہ پتے درکار ہیں اگر کسی دوست کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو وہ دفتر ہذا کو اطلاع دیں:۔

(۱) مکرم ناصر ملک صاحب ولد ملک عنایت اللہ صاحب وصیت نمبر ۱۹۳۰۵ آف کرشن نگر لاہور
(۲) " چوہدری رحمت علی صاحب باجوہ کوٹ باغ دین ڈاکخانہ بشیر آباد ضلع حیدرآباد (سندھ)
(۳) " محمد عبد اللہ صاحب قمر ولد میاں دانا صاحب وصیت نمبر ۲۱۱۹۵
(۴) مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالرحیم خان صاحب معرفت سعید احمد صاحب لیبارٹری انچارج انڈس ڈائنگ اینڈ بلیچنگ کمپنی حیدرآباد (سندھ)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے۔

جلسہ کے ایام میں
دواخانہ حکیم نظام جان
ٹائم سینٹر (بالمقابل ایوانِ محمود) میں ہوگا
حکیم انوار احمد جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون ۷۳۹۹۷ پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲

۱۰۰ سو مرض کی دوا۔ قبض کو دور کرنے والا
ہاضمون رجسٹرڈ
نصرت دواخانہ "ہاضمون"
ربوہ۔ بالمقابل ایوانِ محمود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا پیغام بقیہ صدا

سیّدہ منصورہ بیگم کی شفایابی کے لئے التجا کریں۔

خدا تعالیٰ ہمیں آپ کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔ ہماری دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اپنی معجزانہ قدرتوں سے آپ کو صحت یاب کر کے ہمارے امام کی پریشانی دور فرما دے۔ آمین!

مرزا منصور احمد (ناظر اعلیٰ)

قائدینِ مجالس اور ناظمین تجنید توجہ فرمائیں

۱۔ کیا آپ نے مجلس کی تجنید خدام برائے سال ۸۲-۱۹۸۱ء مکمل کر لی ہے۔؟ کیا آپ کے ہاں رجسٹر تجنید میں جملہ خدام کے کوائف صحیح اور مکمل طور پر درج ہیں؟

۲۔ کیا آپ تجنید کی ایک نقل مرکز میں بھجوا چکے ہیں؟

براہ کرم زیر تکمیل کام جلد مکمل فرمائیے اور مکمل تجنید مرکز میں بھجوائیے۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"جو خدا کے لیے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۴)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خرید کر پڑھے:۔ (مینیجر)

موکے مت کاٹئے پھر اگ آئیں گے

وارٹس کیور WARTS CURE.

سے خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں اور پھر نہیں اگتے۔ قیمت فی کیور -/۵ روپے۔ جلدی امراض کی کیور رسمیت ۱۴۵ نسخوں کا لٹریچر مفت طلب کریں

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس۔ گول بازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ

حکمت کا قول

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"مومن کی زندگی کی ایک نمایاں علامت ہے کہ وہ کسی منزل پر رکتا نہیں بلکہ ہر لحظہ زیادہ مستعدی اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔"

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں میں بھی ہمارا قدم آگے سے آگے بڑھتا چلا جانا چاہیئے تا کہ غلبۂ دین حضرت خاتم الانبیاء کی راہیں ہموار ہیں۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ٹائپسٹ کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں ٹائپسٹ کی آسامیوں کے لیے خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے عمدہ ٹائپسٹوں کی ضرورت ہے امیدوار جلد اپنی درخواستیں معہ سرٹیفکیٹ نظارت دیوان میں بھجوا دیں۔ تا کہ ان کا ٹسٹ لیا جا سکے۔ گریڈ اور تنخواہ اور دیگر مراعات صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق ہونگی۔ مقامی جماعت اور خدام الاحمدیہ کی تصدیق ضروری ہے۔ (ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

احباب جماعت چندہ وقفِ جدید کی وصولی اور ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں!

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں امید رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت وقفِ جدید کے کام میں بھی جس کی ابتداء یکم جنوری اور جس کی انتہاء ۳۱ دسمبر کو ہوتی ہے ..... بہت زیادہ حصہ لے گی۔"

وقفِ جدید کے مالی سال کے اختتام پذیر ہونے میں اب صرف ۱ ماہ سے بھی کم نہایت ہی قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اور ابھی تک منظور شدہ بجٹ کا قریباً نصف حصہ قابلِ وصولی ہے۔ جس کے لئے متعلقہ عہدیداران اور احباب جماعت کی خصوصی توجہ درکار ہے لہٰذا جملہ احباب سے پُرزور گزارش ہے کہ براہ مہربانی اس چندہ کی وصولی اور ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

سیکرٹری صاحبان مال سے گزارش ہے کہ براہِ مہربانی اس چندہ کی جمع شدہ رقوم بلا تاخیر مرکز میں بھجواتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال۔ وقفِ جدید۔ ربوہ)

خوبصورت رہائشی سکیم ملحقہ نیو سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا

"الحمرا پارک" فون ۳۸۵۲

میں چند رہائشی پلاٹس موجود ہیں۔ احباب فائدہ اٹھائیں

"الحمرا اسٹیٹس" ۶۹۹ اے سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا

مشہور منجن

دانتوں کی مضبوطی اور جلا کیلئے

مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

قرطبہ شوز سٹور

ہمارے ہاں ہر قسم کے دیدہ زیب۔ پائیدار جوتے۔ لیڈی اینڈ جنٹس۔ نیز بچوں کے فیشن ایبل سٹائل جاگرز سروس میں دستیاب ہیں

ریلوے روڈ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ضمیمہ ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی ۴۰ صفر ۱۴۰۲ھ ۲ فتح ۱۳۶۰ ہش - ۲ دسمبر ۱۹۸۱ء

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کا احباب جماعت کے نام خصوصی پیغام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا سہارا ربِّ کریم کی ذاتِ بابرکات ہے ہمیں اُسی کے حضور جھکنا اور آہ و زاری کرنا ہے

سو اِس پریشانی کے وقت میں اپنے ربّ کے حضور جھکو اور اُس سے مدد کے طالب ہو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ؕ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِر

عزیز از جان بھائیو اور بہنو! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

منصورہ بیگم کی بیماری کی تشویشناک نوعیت کا علم آپ سب کو ہو چکا ہے۔ آٹھ دن قبل انہیں درد گردہ کا شدید دورہ ہوا اور گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا جس کے نتیجے میں ندرتِ پیشاب کی شکایت ہو گئی۔ گزشتہ جمعہ کے روز شام کے وقت طبیعت زیادہ بگڑ گئی اور کل شام بیماری بہت نازک رُخ اختیار کر گئی ہے۔

شروع بیماری سے ہی ہر ممکن طبّی امداد دی جا رہی ہے۔ فضلِ عمر ہسپتال کے ڈاکٹر باہر کے ڈاکٹرز سے باقاعدہ مشورہ کر کے علاج کر رہے ہیں اور ہمارے محبوب عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کے مطابق طبّی اور ہومیوپیتھک علاج بھی جاری ہے کہ شفا کسی دوائی میں نہیں بلکہ ہمارے ربّ کے ہاتھ میں ہے۔ ہم سب جو ایک ہی مقدس درختِ وجود کی شاخیں ہیں پیار کے جس رشتے میں بندھے ہوئے ہیں اُس کے پیشِ نظر مجھے آپ کی تشویش اور فکر کا احساس ہے اسی لئے شروع دن سے ہی آپکو بیماری کی کیفیت سے مطلع رکھا جا رہا ہے۔ اِس فکر، پریشانی اور تشویش کے وقت ہمارا سہارا ہمارے ربِّ کریم کی ذاتِ بابرکات ہی ہے ہمیں اُسی کے حضور جھکنا اور اُسی کے حضور اپنے دُکھ اور تکلیفیں پیش کرنا اور آہ و زاری کرنا ہے کہ صرف وہی ہماری دعاؤں کو سُننے والا۔ ہماری تضرعات کی قدر کرنیوالا اور ہمیں دُکھوں اور پریشانیوں سے رہائی بخشنے والا ہے۔

سو اِس پریشانی کے وقت میں اپنے ربّ کے حضور جھکو اور اُس سے ہی امداد کے طالب ہو۔ تم سب میرے دل کے بہت قریب ہو۔ اور میں ہمیشہ تمہارے لئے دُعائیں کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر دُکھ اور پریشانی سے بچائے۔ ہر خیر تمہیں ملے اور ہر شرّ سے تم محفوظ رہو۔

تم ہمیشہ اُسی کے در پر جھکے رہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو!

(۲/۱۲/۱۹۸۱ء / ۲/۱۲/۱۳۶۰ ہش) مرزا ناصر احمد

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے